سوال

(88)اپنے گاہکوں کا سونا باوجود حفاظت و نگہداشت کے چوری الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس سنار کے متعلق کہ جس کے ہاں سے اپنے گاہکوں کا سونا باوجود حفاظت و نگہداشت کے چوری کیا گیا تھا۔ اس کو گاہک یا وکیل گاہک جس کہ سونا سنار کے ہاں سے چوری کیا گیا تھا۔ یوں سمجھا دے اورچھوٹ کہے کہ تو نے میری چوری شدہ سونے کی قیمت اگر ادا کردی تو میں بہت سی اشیاء تجھ سے بنواوں گا۔ یعنی آرڈر دلواوں گا۔ بایں طور سنار مذکور سے اپنے چوری شدہ سونے کے دام وصول کرنا جائز ہے۔ یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں اجیر کا رکن دو قسم کے ہیں۔ ایک اجیر خاص دوسرا اجیر مشترک۔ مثلاً کسی شخص نے ایک دھوبی خاص اپنے سے نوکر رکھا ہے۔ دوسرے قسم یہ ہے کہ دھوبی بہت سے لوگوں کے کپڑے دھوتا ہے۔ قسم اول سے کوئی نقصان اس کی لاپرواہی یا بددیانتی کے بغیر ہوجائے تو اس پر تاوان نہیں ہوتا۔ قسم دوم پر ہوتا ہے۔ پس صورت مرقومہ میں سنار سے جو مشترک اجیر ہے۔ گم شدہ سونے کا عوض لینا جائز ہے۔ ہاں اس کو آرڈر کا لالچ دینا دووجوہات رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کو نیت سے کہتا ہے۔ کہ معاملہ صاف رہے گا۔ تو کام بھی ملے گا ورنہ نہیں یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر محض دھوکا دے کر اصل چیز وصول کرنا مقصود ہے۔ تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔ بہر حال نیت پر موقوف ہے۔ اس قسم کے معاملات کی بابت ایک ہی اصول ہے۔ اللہ یعلم المفسد من المصلح

اور حدیث شریف میں ہے۔ انما الاعمال بالنیات اللہ اعلم

(فتاوی ثنائیہ جلد 2 صفحہ 445-446)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد14ص93

محدث فتویٰ